سر سید احمد خاں

بحیثیتِ

مُبلّغِ نیچریت

فردین احمد خان رضوی

شائع کردہ

اہلسنت کی نقیب و پاسبان

النجم اسلامک میڈیا

سر سید احمد خاں
بحیثیتِ
مُبلِغِ نیچریت

فقیر بارگاہ تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ خاک پائے علما
فردین احمد خان رضوی عفرلہ

اہلسنت کی نقیب و پاسبان
النجم اسلامک میڈیا
8527632019,9837777689

انتساب

ہر اس مرد حق کے نام جس نے باطل قوت کے خلاف
صدائے احتجاج بلند کی اور حق کیا پرچم بلند کیا

فردین احمد خان رضوی

کلمات تحسین

از: استاذ گرامی گل گلشن امجدیہ علامہ حافظ **محمد اسماعیل امجدی صاحب قبلہ**

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اما بعد

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی محبت اصل ایمان ہے اور ایمان ہی پر اعمال کی قبولیت منحصر ہے۔ لہذا نجات اخروی کے لئے وہی اعتقاد ضروری ہے جو قرآن و سنت و اجماع امت سے ثابت و مصرح ہو۔

اسی کڑی کی ایک کاوش عزیزم فردین احمد خان رضوی سلمہ نے کی ہے جو کہ نیچریت کے سرخیل کی گمراہیت و بد مذہبیت کو واشگاف کر رہی ہے۔

اس کے ذریعہ اللہ تبارک و تعالی امت مسلمہ کے ایمان و عمل کی حفاظت فرمائے مسلک اعلی حضرت (علیہ الرحمۃ) کا پابند بنائے۔

اور محرر موصوف کو دارین کی نعمتوں سے سرشار فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین علیہ الصلوۃ و التسلیم

فقیر قادری محمد اسماعیل امجدی

خادم دار العلوم حشمت الرضا

و سرپرست

النجم اسلامک میڈیا

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عالم اسلام کی ایک ایسی شخصیت جو کہ نصاری میں اور اہل ہنود میں مقبول اور مسلمانوں میں مختلف وجوہات کی بنا پر مشہور۔ جسے لوگ سر سید احمد خان علی گڑھی کے نام سے جانتے ہیں۔ آج علی گڑھ میں پڑھنے والا لگ بھگ ہر فرد جسے اپنا محسن و مدد گار، پسماندگی کو ختم کرنے والا، علم کی روشنی بکھیرنے والا سمجھتا ہے۔ مگر حقیقت تو آنے والے اوراق میں واضح ہو جائے گی۔ ہم ہر ذاتی بغض سے بالاتر ہیں اور یہ تحریر صرف ایک منصفانہ جائزے کے طور پیش کرتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ انصاف پسند قارئین اسے ضرور سمجھیں گے اور حق کو قبول کرنے میں ذرا بھی دیر نہ کریں گے۔ و باللہ التوفیق!

ایک مختصر تعارف

سر سید احمد خان ۱۸۱۷ء میں پیدا ہوئے اور مغل حکومت سے گہرا تعلق تھا۔ قرآن کی تعلیم بھی مغل حکومت کے دربار میں حاصل کی۔ ۱۸۷۵ میں محمڈن-اینگلو-اورینٹل کالیج کی بنیاد علی گڑھ میں رکھی۔ اپنی سرگرمیوں میں مستقل انگریز حکومت کی حمایت و وفاداری کا درس مسلمانوں کو دیتے رہے۔ (وکیپیڈیا)

علیگ حضرات کو انتباہ

اس ترقی پسند موڈرن وقت میں، ہر انسان اعلی تعلیم کا شیدائی ہے، اور ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسکی اولاد دنیوی علوم میں کامل عبور حاصل کرے اور خوب مال و دولت جمع کرے۔ اسی خواب کو آنکھوں میں سمیٹے طالبان علم علی گڑھ آتے ہیں اور بڑے فخر سے خود کو علیگ کہتے، لکھتے ہیں، اپنی درس گاہ سے والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ظاہر و باہر ہے کہ کوئی بھی شخص سچا علیگ نہیں ہو سکتا، جب تک وہ اپنے ہم درس طالبان علم سے، اپنی درس گاہ سے حد درجہ الفت نہ رکھے۔ ہر علیگ اپنے اس تشخص سے بہت محبت کرتا ہے۔ علی گڑھ کو اپنا چمن، اپنا وطن اور خود کو اس کا بلبل کہتا ہے۔ مگر یاد رکھنا اس کی وجہ سے کہیں بانیٔ درس گاہ (سر سید احمد) سے بھی وہی الفت نہ کر بیٹھنا کہ حق کو قبول نہ کرو!

التماس

میرے بھولے بھالے پیارے بھائی۔ ذرا غور کرو! علیگ ہونا غلط نہیں ہے بس آپ کی توجہ اس طرف دلانی ہے کہ کہیں اس

محبت میں غلو نہ کرنا اور اسلام کے خلاف کوئی کام نہ کرنا، وطنیت پر اقبال بول اٹھے:

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے

جو پیرہن اس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے

اور پھر آپ سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا:

بازو تیرا توحید کی قوت سے قوی ہے

اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے

پھر یوں ترغیب دلائی:

نظارۂ دیرینہ زمانے کو دکھادے

اے مصطفوی خاک میں اس بت کو ملادے

بعد ازیں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ کسی بھی شخص یا جگہ یا چیز سے محبت ہر آن شریعت مطہرہ کے دائرے میں ہونی چاہیئے اور یہی معیار ہے۔ ہر مسلمان کو ہر وقت یہ سوچنا چاہیئے کہ اسکا پیار اور نفرت ہمیشہ الحب للہ و البغض للہ کے سانچے میں ڈھلے ہوں۔ یاد رہے کہ ایک دوسرے سے محبت کے لئے کسی خاص تشخص کی ہر چند ضرورت نہیں بلکہ پیارے مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں پہلے ہی یہ قاعدہ دے دیا ہے کہ المسلمون کرجل واحد (مسلم) یعنی تمام مسلمان ایک فرد کی مانند ہیں اور دوسری جگہ پر فرمایا: مثل المومن کمثل الجسد، اذا المر بعضہ تداعی سائرہ (مسند احمد)

یعنی مومن کی مثال ایک جسم کی طرح ہے، اگر ایک حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے تمام اعضاء بے چین ہو اٹھتے ہیں۔ لھذا میرے عزیز بھائیوں تمہیں کسی خاص تشخص کی ضرورت نہیں بلکہ اسلام ہی تمہارا اصلی چمن ہے اور تم اس کے مہکتے پھول اور چہکتے بلبل ہو۔ یہ ہمیشہ یاد رکھنا

اسلام کا روحانی پہلو

مذہب اسلام جہاں ایک کامل و اکمل نظام زندگی ہے وہیں یہ ایک روح پرور فضا بھی دیتا ہے جس میں کیف و روحانیت کے غنچے چٹکتے ہیں۔ اور جہاں کرامات کے پھول کھلتے ہیں۔ اگر بالفرض محال اسلام سے اسکا روحانی پہلو نکال لیا جائے تو اس میں کچھ باقی نہ رہے اور اسکی اکملیت پر آنچ آئے گی۔

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے معجزات عطا فرمائے جو واقعی طور پر وجود میں آئے اور جنت ودوزخ واقعی حقیقت ہیں۔ اور شیطان کا بھی وجود ہے اور فرشتوں کا بھی۔ ان عقائد سے جس شخص کو بھی خالی کر دیا جائے وہ سوائے کفر والحاد کے دلدل میں گرنے کے کچھ نہ پائے گا۔ اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے:

وخلق الجآن من مارج من نار (الرحمن ۱۵)

ترجمہ: اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے (یعنی لپٹ) سے۔

صاف واضح الفاظ میں ہمارے رب نے ارشاد فرمادیا کہ اس نے اپنی قدرت کاملہ سے جن کو پیدا کیا ہے۔ یعنی جن کا ایک خارجی وجود ہے، وہ صرف ایک قوت نہیں ہے۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

آج سر سید کے حامی انکی قومی وملی سر گرمیوں کا خوب ذکر کرتے ہیں۔ ان کے نام پر ''سر سید ڈے'' مناتے ہیں اور بڑے فخر سے انہیں محسن قوم وملت قرار دیتے ہیں۔ مگر ان مجلسوں میں کبھی بھی عوام الناس کے سامنے ان کے افکار و نظریات کا دینی پہلو سامنے نہیں لایا جاتا ہے؟ ایسا کیوں؟ آیئے اس بات کو ایک ان کے حمایتی سے سنیں: وکیپیڈیا پر سر سید کے تعلق سے ہے:

"He published many promotional writings, liberal, rational interpretations of Islamic Scriptures"
"Many other orthodox Sunni Schools condemned him as out of the folds of Islam i.e KAFIR. Many of his own friends like Nawab Muhsin ul Mulk ,expressed their significant reservations at his religious ideas." (Wikipedia)

ترجمہ: ''انہوں نے کئی آزاد خیال تاویلیں اسلامی صحائف کی لکھیں۔۔۔

اور کئی دوسرے سنی مکاتب نے ان کی مذمت یوں کی کہ انہیں خارج از دائرۂ اسلام قرار دیا۔ یہاں تک کہ ان کے اپنے دوست بھی ان کے عقائد سے بیزار ہوئے جیسے کی نواب محسن الملک نے ان کے عقائد سے بیزاری کا اظہار کیا۔''

الحمد للہ حقیقت واضح ہو گئی کہ سر سید کے عقائد سے تمام علمائے اہلسنت قطعا بیزار تھے اور انہوں نے جم کر ایسے عقائد فاسدہ کا رد بھی کیا۔

اٹھتے ہیں حجاب آخر

اب ہم اپنے قارئین سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ بالکل غیر جانب دار ہو کر اور کسی بھی طریقے کے جذبۂ الفت کو پس پشت رکھ کر سنجیدگی سے اس پوری گفتگو کو ملاحظہ کریں۔ اب تک آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ کچھ تو ایسا ہے جو سرسید نے غلط لکھا ہے جس کی وجہ سے علما ان سے بیزار ہوئے اور اب ہم انہی عقائد کا پردہ چاک کرنے جا رہے ہیں، اللہ جل شانہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قرآن میں جن فرشتوں کا ذکر ہے ان کا انکار

اب ہم سرسید کی ہی لکھی کتابوں سے مع حوالہ عبارتیں پیش کرتے ہیں:

''قرآن مجید سے فرشتوں کا ایسا وجود کہ مسلمانوں نے اعتقاد کر رکھا ہے، ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کے برخلاف پایا جاتا ہے'' (تصانیف احمدیہ حصہ اول جلد دوم)

تفسیر القرآن کے صفحہ ۴۹ پر لکھا:

''جن فرشتوں کا قرآن میں ذکر ہے، ان کا کوئی اصلی وجود نہیں ہو سکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتوں کے ظہور کو اور ان کے قویٰ کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق میں مختلف قسم کے پیدا کئے ہیں، ملک یا ملائکہ کہا ہے۔''

قارئین غور کریں کہ سرسید احمد خان کے نزدیک تو فرشتہ دل کی قوت کو کہتے ہین اور اسی کو اس نے قرآن کا فرمان بتایا جبکہ قرآن تو کہہ رہا ہے:

و اذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الرض خلیفہ الخ۔۔۔

ترجمہ: ''اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔''

غور کرنا چاہئے کہ اگر بالفرض محال فرشتوں کا کوئی وجود ہی نہیں بقول سرسید تو پھر اللہ جل شانہ اس آیت میں کس سے بات کر رہا ہے؟ وہ کس سے کہہ رہا ہے کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ ماننا پڑے گا کہ فرشتوں کا واقعی وجود خارجی ہے۔ اور سرسید کا خیال محض باطل ہے۔ اور کچھ نہیں

خانۂ کعبہ کی توہین

اپنی تفسیر القرآن میں سرسید نے لکھا

''حقیقت حج کی ہماری سمجھ میں یہ ہے، جو ہم نے بیان کی۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس پتھر کے بنے ہوئے چو کھونٹے گھر میں ایک ایسی متعدی برکت ہے کہ جہاں سات دفعہ اس کے گرد پھرے اور بہشت میں چلے گئے۔ یہ ان کی خام خیالی ہے ۔ کوئی چیز سوائے خدا کے مقدس نہیں ہے۔ اس کا نام مقدس ہے اور اسی کا نام مقدس رہے گا۔ اس چو کھونٹے گھر کے گرد پھرنے سے کیا ہوتا ہے؟ اس کے گرد تو اونٹ اور گدھے بھی پھرتے ہیں، وہ تو کبھی حاجی نہ ہوئے۔ پھر دو (۲) پاؤں کے جانور کو اس کے گرد پھر لینے سے ہم کیوں کر حاجی جانیں؟ ہاں جو یقیناً حج کرے وہ حاجی ہے۔'' (تصانیف احمدیہ حصہ اول جلد سوم۔ تفسیر القرآن تفسیر سورۃ البقرۃ، ص ۲۵۲،)

احرام کی تذلیل

ایک جگہ پر احرام کو وحشیانہ لباس لکھ ڈالا اسی تفسیر القرآن کے ص ۲۴۶ پر لکھا

''حج جو اس بڑھے خدا پرست (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کی عبادت کی یاد میں قائم ہوا تھا، جس نے بہت سوچ بچار کر کہا تھا انی وجهت وجهی للذی فطر السموات و الارض حنیفا و ما انا من المشرکین تو اس عبادت کو اسی طرح اور اسی لباس میں ادا کرنا قرار پایا تھا، جس طرح اور لباس میں اس نے کی تھی۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے شروع سویلزیشن کے زمانے میں بھی اسی وحشیانہ صورت اور وحشیانہ لباس کو ہمارے بڑھے دادا کی عبادت کی یادگار میں قائم رکھا۔''

حج کا نفاذ ایک بزینیس پالسی

''موسم حج کا صرف تجارت کی غرض سے مقرر کیا گیا تھا۔ تاکہ قوم اس سے فائدہ اٹھاوے اور ان ایام میں عرب کی قومیں قافلوں کے لوٹنے اور آپس میں لڑائی جھگڑوں سے باز رہیں۔ وہی تمام طریقے جو حج کی نسبت ابراہیم کے وقت سے چلے آ رہے تھے، محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی قائم رکھے۔'' (تصانیف احمدیہ حصہ اول جلد سوم۔ تفسیر القرآن ص ۲۵۰)

خدا ایک تماشے کرنے والا ہے

اسی تفسیر القرآن میں ص ۶۹ پر یوں لکھ مارا:

''خواہ تم سمجھو کہ خدا اور فرشتوں میں مباحثہ ہوا اور شیطان نے خدا سے نافرمانی کی اور آدم بھی گیہوں کا درخت کھا کر خدا کا نافرماں بردار ہوا، خواہ میں یوں سمجھوں کہ اس بڑے تماشے کرنے والے نے جو بھان مٹی کا ایک تماشا بنایا ہے۔ اس کے راز کو اسی بھان مٹی کے اصطلاحوں میں بتایا۔''

جنت سے بہتر تو ہمارے شراب خانے ہیں

اور اب کامل توجہ سے پڑھیں کیسے جنت کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ تفسیر القرآن ص ۴۰ پر ہے:

"یہ سمجھنا کہ جنت مثل ایک باغ کے پیدا ہوئی ہے، اس میں سنگ مرمر کے اور موتی کے جڑاؤ محل ہیں۔ باغ میں شاداب و سرسبز درخت ہیں۔ دودھ، شراب، شہد کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ ہر قسم کا میوہ کھانے کو موجود ہے۔ ساقی ساقیانیں نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے، جو ہمارے یہاں کی گھوسنیں پہنتی ہیں، شراب پلا رہی ہیں۔ ایک جنتی ایک حور کے گلے میں ہاتھ ڈالے پڑا ہے، ایک نے ران پر سر دھرا ہے، ایک چھاتی سے لپٹا رہا ہے، ایک نے لب جاں بخش کا بوسہ لیا ہے۔ کوئی کسی کونے کچھ کر رہا ہے، کوئی کسی کونے میں کچھ۔ ایسا بیہودہ پن ہے، جس پر تعجب ہوتا ہے۔ اگر بہشت یہی ہو، تو بے مبالغہ ہمارے خرابات (شراب خانے) اس سے ہزار درجے بہتر ہیں۔"

خدا چاہ کر بھی ہمیں نہیں چھوڑ سکتا

"خدا سے غافل ہونا ہماری قدرت سے باہر سے۔ خود خدا ہمارے ایسا پیچھے پڑا ہے کہ اگر ہم چھوڑنا بھی چاہیں تو نہیں چھوڑتا۔ اسی طرح ہم بھی خدا کے ایسے پیچھے پڑے ہیں کہ اگر خدا خود چاہے تو ہم کو چھوڑ نہیں سکتا۔" (حیات جاوید ص ۷۶۹)

ہم نیچری ہمارا خدا نیچری

"جب ہمارے دادا ابراہیم نیچری تھا تو ہم اس کی نہ خلف اولاد نہیں ہیں جو نیچری نہ ہوں۔ نیچر ہمارے خدا کا ہمارے باپ دادا کا تمغہ ہے۔ ہم نیچری ہمارا خدا نیچری ہمارے باپ دادا نیچری۔" (مضمون نیچر شائع کردہ ۱۲۹۶ء)

معجزے پر یقین سے دین و دنیا خراب

"انسان کے دین اور دنیا اور تمدن و معاشرت بلکہ زندگی کی حالت کو کرامت اور معجزے پر یقین یا اعتقاد رکھنے سے زیادہ خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔"

(مضمون کرامت و معجزہ، شائع شدہ ۱۲۹۶ء)

بقول تھانوی صاحب سر سید نے لاکھوں کا ایمان تباہ کیا

اب غور فرمائیں دیوبندی جماعت کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب

سر سید کے تعلق سے یوں فرماتے ہیں:

ایک صاحب نے عرض کیا کہ سر سید کی وجہ سے زیادہ ہندوستان میں گڑ بڑ پھیلی، لوگوں کے عقائد خراب ہوئے۔ فرمایا کہ

گڑبڑ کیا معنی؟اس شخص کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے ایمان تباہ اور برباد ہو گئے۔ایک بہت بڑا گمراہی کا پھاٹک کھل گیا۔اس کے اثر سے اکثر نیچری ایمان سے کورے ہو گئے۔(الافاضات الیومیہ جلد ۳ حصہ ۲ ملفوظ: ۳۵۱، ص ۲۵۸)

چند مشہور نیچریوں کے نام

یہاں چند مشہور نیچری جو سر سید کے متبعین تھے ان کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱)۔نواب محسن الملک مہدی علی خان۔

۲)۔نواب اعظم یار جنگ

۳)۔مولوی چراغ علی خان

۴)۔نواب انتصار جنگ

۵)۔مولوی مشتاق حسین

۶)۔مولوی الطاف حسین حالی

۷)۔مولوی ذکاءاللہ

۸)۔مولوی مہدی حسن

۹)۔سید محمود

۱۰)۔شبلی نعمانی اعظم گڑھی

از خواب گراں خیز

بحمدہ تعالی حقیقت آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے۔کیا اس طریقے کی باتیں کہنے والا کسی صورت مسلمان ہو سکتا ہے؟ کیا ایسا شخص مسلمانوں کا مقتدا و پیشوا ہو سکتا ہے؟ حاشا و کلّا! ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔نیز ہر مومن بھائی غور کرے کہ کہیں اس شخص کو صحیح سمجھ کر اور اس کے لئے جلسہ جلوس کر کے وہ اپنا ایمان تو نہیں تباہ کر رہا؟ سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب کر کے سر سید نے اسلام و مسلمانوں کی خدمت کی ہے یا اسلام کی بنیادوں کو مسمار کرنے کی کوشش کی ہے اور مسلمانوں کو اشتعال میں ڈالا ہے؟ میرے پیارے دوستو! اے مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھولے بھالے امتیو اپنے دوستوں اور دشمنون کو پہچانو! جسے اسلام و شریعت کا پاسدار جانو اسے اپنے سروں پر رکھو مگر جسے گمراہیت و کفر کا سودا گر پاؤ اسے

پیروں تلے بھی جگہ نہ دینا۔ حقیقت تمہارے پیش نظر ہے۔ حوالہ جات موجود ہیں۔ ایک پل کی دیر نہ کرو۔ یقین نہ آئے تو خود ان کتابوں کو دیکھو جن کا ہم نے ذکر کیا۔ تم ویسا ہی پاؤ گے جیسا ہم نے بیان کیا۔ اس شخص کے کافر ہونے میں ذرا بھی شک نہ کرنا! یہ ایمان و کفر کا مسئلہ ہے! عبارتیں تمہارے سامنے ہیں۔ کیسی گندی گالیاں مذہب اسلام کو دی گئی ہیں! اسلام کے بنیادی عقیدوں کو کیسی چوٹ پہنچائی گئی ہے۔ اب بھی ایسے شخص کو اپنا مقتدا کہو گے؟۔ للہ مسلمانوں تمہیں تمہارے ایمان کا واسطہ ہے! اب بھی دل دھڑک رہا ہے اب بھی سانس چل رہی ہے، اب بھی موقع ہے اس خواب گراں سے اٹھو! اور اس رب کریم تواب و رحیم کی باگاہ میں توبہ کرلو اور اپنا ایمان بچالو۔ و باللہ التوفیق۔

امام احمد رضا اور ایک شبہ کا ازالہ

آج عوام میں ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت یہ بات پھیلائی جارہی ہے کہ محقق عصر فقیہ دوراں مجدد زماں اعلی حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان مسئلۂ تکفیر میں بڑے متشدد تھے۔ کسی کو بھی کبھی بھی چھوٹی چھوٹی بات پر کافر کہہ دیا کرتے تھے۔ للہ میرے بھولے بھالے دوستوں غور کرو کیا یہ بات سچ ہو سکتی ہے؟ کیا جس شخص کو علمائے عرب اپنا سر تاج کہیں، جس کے سر پر ۱۰۰۰ سے زادہ کتابیں لکھنے کا سہرا ہو۔ وہ ذات ایسی بے احتیاطی کر سکتی ہے؟ خود اعلی حضرت اپنی تصنیف تمہید ایمان کے صفحہ ۳۴ پر لکھتے ہیں۔ ''جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا (ہم) حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے۔'' ایسا فقیہ جس کے فتاویٰ کی کتاب ۳۰ جلدوں میں ہو، جس نے ۶۰۰۰ سے زیادہ سوالوں کا جواب دیا ہو وہ اگر کسی کو کافر لکھے تو بیشک اس کے کفر میں کوئی ضعیف احتمال بھی نہ رہا ہو گا، اور سر سید کے تعلق سے اعلی حضرت اپنی تصنیف امور عشرین در عقائد سنین- فتاوی رضویہ کتاب الشتی صفحہ ۱۲۰ پر فرماتے ہیں:

''سید احمد خاں علی گڑھی اور اس کے متبعین سب کفّار ہیں۔''

اور اعلی حضرت نے ایسا کیوں لکھا اس کی وجہ آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

رسالۂ ھذا ۲۲ ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ بمطابق ۳۰ دسمبر ۲۰۱۸ء کو پورا ہوا۔

الحمد للہ علی احسانہ وصلی اللہ علی محمد المصطفی الکریم و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔

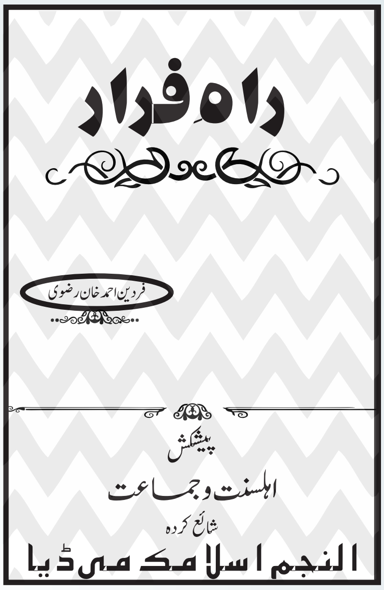
فقیر بارگاہ سیدی مرشدی تاج الشریعہ علیہ الرحمہ

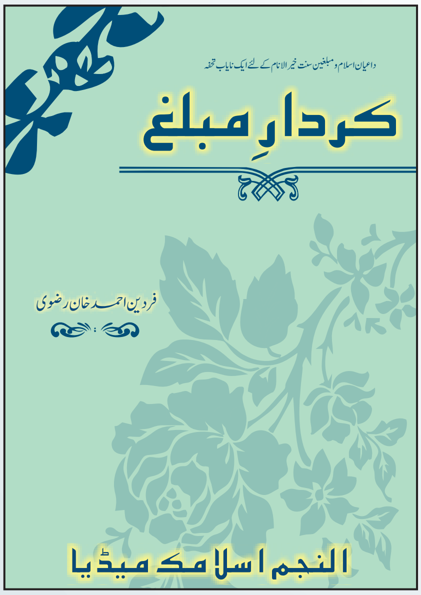
فردین احمد خان رضوی

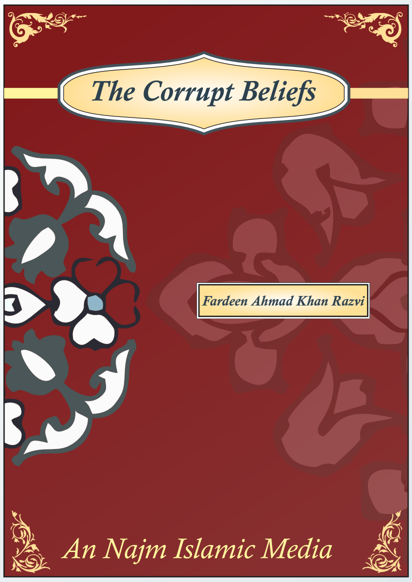
ہماری دیگر مطبوعات

download at archive.org/@an_najm_dar_ut_tahqeeq









Find An Najm Islamic Media on

Youtube Instagram